تجزیہ

قمر الحسنین

# جمہوری کلچر اور نیو سوشل کنٹریکٹ

یہ اصطلاح آئے دن اخبارات میں کالم نگار لکھتے رہتے ہیں اور بتانا یہ چاہتے ہیں کہ یہ جدید نظام زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسکے بغیر جدید روایات زندہ نہیں رہ سکتیں اس کے لئے رواداری اور برداشت کا مادہ پیدا کرنا بہت ضروری ہے ورنہ پاکستانی معاشرے میں سڑاند پیدا ہوجائیگی۔ میں سمجھتا ہوں یہ فقرے اپنی جگہ پر بہت نپے تلے اور پھولوں کی طرح سجائے گئے فقرے، انگوٹھی میں جڑے نگینہ ہیں "نوائے وقت"۔ "جنگ"۔ "خبریں" اور "پاکستان" کے کالم نویس یہ رنگین اور خوشبودار باتیں لکھتے رہتے ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ کالم نویس یہ نہیں بتاتے کہ وہ قدریں، روایات اور جدید رسمیں کیا ہیں جن کے ہونے یا کرنے پر برداشت پیدا کی جائے، رواداری برتی جائے اور وسیع القلبی کا مظاہرہ کیا جائے۔ تاکہ اقوام عالم میں پاکستان کا صاف ستھرا اور نکھرا ہوا چہرہ بھی چمک سکے۔ معاشرے میں ہونے والے واقعات کا مشاہدہ اور قومی اخبارات کا مطالعہ کرنے سے اور ٹی وی ریڈیو دیکھنے سننے سے جو خاکہ ذہن میں آتا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

(۱) معاشرہ میں ابھی پچھلی دو نسلیں موجود ہیں جو باپ اور دادا کہلاتی ہیں۔ ان کے سامنے یہ ہوتا چلا آرہا ہے کہ جب ہندو اس سرزمین میں موجود تھے تو وہ مسجد کے قریب گا بجا نہیں سکتے تھے۔ مسلمان بھڑک اٹھتے تھے آئے دن ہندو مسلم فسادات ہوتے رہتے تھے۔ وہی مسلمان اب دیکھتا ہے کہ مسلمان مسجد کے سامنے گاتا، بجاتا، ناچتا، گولے پٹاخے اور ہوائیاں چھوڑتا ہے کیا وہ برداشت کرے؟ رواداری برتے؟ وسیع القلبی کا مظاہرہ کرے؟ چونکہ یہ سب کچھ مسلمان کررہا ہے، چونکہ یہ جمہوری کلچر ہے، نیو سوشل کنسٹریکٹ ہے۔

(۲) مسلمان مسجد کے سامنے یا قریب سینما بناتا ہے اور پاکستان کا مسلمان جج اسکی اجازت دیتا ہے اور اسکی جسٹیفکیشن میں کہتا ہے کہ یہ جمہوری کلچر ہے نیو سوشل کنسٹریکٹ ہے۔ اب آپ کو یہ برداشت کرنا ہوگا۔ ماضی کی باتیں ماضی کے ساتھ گئیں۔ پاکستانی اخبارات خصوصاً اس کی تلقین کرتے ہیں۔ کیا اس بد تمیزی اور ظلم کو برداشت کرنے کا نام رواداری ہے؟

(۳) مسلمان مسجد میں نماز کے لئے تو جاتا نہیں اور جو مسجد محلے میں یا پلے گراؤنڈ کے قریب ہے وہاں پیشاب پاخانے اور حجامت کے لئے چلا جاتا ہے۔ غسل واجب کے لئے بھی "تشریف" لے جاتا ہے اور روکنے پر کہتا ہے یہ لیٹرین اور غسل خانے پھر آپ نے کس لئے بنوائے ہیں؟ جب بنوائے ہیں تو ہمیں استعمال کرنے سے کیوں

روکتے ہیں؟ ہم نماز پڑھیں نہ پڑھیں یہ ہمارا ذاتی فعل ہے! لیکن مسجد کے "باتھ روم" استعمال کرنا ہمارا جمہوری حق ہے۔ مولویوں کی اجارہ داری نہیں، شخصی آزادی ہے جمہوریت کا دور ہے!

میں سیاست دانوں حکمرانوں اور کالم نویسوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سب کچھ برداشت کیا جائے؟

ان اعمال خبیثہ پر رواداری برتی جائے؟

کیا انہی بری اور بد ترین حرکتوں کو جمہوری کلچر کہتے ہیں؟

(۴) مولوی کی زندگی درجۂ چہارم کے ملازمین کے مساوی یا اس سے بھی کم درجہ کی ہے اور گاؤں میں تو مولوی کمی کمیرا ہے۔ اب بھی اسکی معاشرتی اور معاشی حالت شہر یا گاؤں میں درجۂ چہارم کی ہے۔ متوسط طبقہ، سرمایہ دار، جاگیردار، بیوروکریٹ اور سیاستدان اسے نہایت بُری نگاہ سے دیکھتا ہے، نہایت بھونڈے پن سے اسکا ذکر کرتا ہے۔ اسکی ظاہری وضع قطع کو برا سمجھتا ہے، اسکے ماحول کو گندا جانتا ہے، دینی مدارس کو قتل گاہ کہتا ہے۔ مولوی، عالم، اور شیوخ کرام کو "ملّاں" کے لفظ سے یاد کرتا ہے۔ کسی غریب یا اسیر گھرانے کا کوئی آدمی اگر دین پڑھ کے عالم بن جاتا ہے تو اس خاندان کے تمام افراد، اُس سے کنی کتراتے ہیں۔ کسی مجلس میں اگر سب مل بیٹھیں تو اشاروں، کنایوں، کنکھیوں، لفظوں اور اصطلاحوں سے اسکا وہاں بیٹھنا دشوار بنا دیتے ہیں اور دین کے وہ مسائل جن کا انکے باپ دادا کو بھی علم نہیں، ان کی آڑ لیکر صرف اخباری معلومات سے اٹھائے گئے سوالات سے اسکا قافیہ تنگ کر دیتے ہیں اور تان یہاں آکر ٹوٹتی ہے کہ مولوی صاحب! یہ جمہوری دور ہے ہر شخص کو اپنی الگ رائے قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ آپ اس دور میں بھی ہمیں لکیر کا فقیر بناتے ہیں! کیا یہ بھی برداشت کریں اسکے لئے بھی رواداری برتی جائے؟

(۵) وہ کونسے مسائل ہیں جنہیں سوشل کنٹریکٹ یا جمہوری کلچر جنم دیتا ہے۔ جوان لڑکوں اور لڑکیوں کا ایک جگہ جمع ہونا اور وہ بھی شخصی آزادی کے ہتھیار کے ساتھ مسلح ہو کر

الف) کالجوں اور یونیورسٹیوں میں

ب) مختلف فنکشنز میں

ج) ڈراموں میں

د) پارکوں میں (سیر و تفریح کے لئے)

ر) سومنگ پولز میں

س) ٹورز میں (مشترکہ)

ص) شادیوں میں

ط) اور جمہوری کلچر پر پھیلی ہوئی مختلف محفلوں مثلاً "المراء" جیسے مقامات پر ہونے والے "واقعات" میں اور لائنز کلب یا روٹری کلبز کی ممبر بنکر اور اس پر مستزاد کہ برداشت کرے۔ یہی ہے جمہوری کلچر؟

(۶) حکمران، سیاستدان، دانشور اور کالم نویس فرماتے ہیں ہم نماز نہ پڑھیں، زکوۃ نہ دیں، روزے نہ رکھیں، طاقت کے باوجود حج نہ کریں، کھڑے ہو کر پیشاب کریں اور پیشاب کر کے استنجا نہ کریں، کھڑے ہو کر کھانا کھائیں، نہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں نہ بعد میں، السلام علیکم نہ کہیں نہ لکھیں۔

(اور اگر لکھیں یا کہیں تو یوں اسلام لیکم، ساماں لیکم، سلام لیکم، اسلام والیکم، اسلام و علیکم، آداب، تسلیم) قرآن کریم نہ پڑھیں نہ جانیں نہ عمل کریں (اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) پھر بھی "ہم تو جی سیدھے سادے مسلمان ہیں "مولوی کی طرح نہیں!

یہ ہے جمہوری کلچر اور نیو سوشل کنٹریکٹ۔ ہے نا مزے کی بات! یوں ہوتے ہیں مسلمان! ہمیں دیکھو اور ایسے مسلمان پیدا کرو ریڈیو، ٹی وی، سٹیلائٹ، اخبارات، حکمرانوں، سیاستدانوں، کے ذریعے! ایسے مسلمان جو جھوٹ بولیں، وعدہ خلافی کریں، سود کھائیں، رشوت کھائیں، لوٹے بن جائیں، قبروں پر سجدے کریں، میلوں ٹھیلوں پر جائیں، "دریوں" سے گزر کر جنتی بن جائیں اگرچہ زانی شرابی لفنگے ہوں لیکن جمہوری کلچر کے اعتبار سے نہیں ان "پھٹے پرانے" مسلمانوں کے اعتبار سے جو انہیں پسند نہیں، ان کے دین کے اعتبار سے جس میں پابندیاں ہیں جو انہیں قبول نہیں کیونکہ یہ دین تو "عربوں کے لئے اترا تھا"!

لیکن یہ سب باتیں شخصی اور پرائیویٹ لائف سے تعلق رکھتی ہیں پبلک لائف سے نہیں اور یہی تو ہے جمہوری کلچر۔ اب ان حکمرانوں سیاستدانوں بیورو کریٹس دانشوروں اور صحافیوں کی بیگمات ہی کو دیکھئے (الا ماشاء اللہ) سب نے "بوائے کٹ" کرا رکھا ہے اور جب سٹیج پر پبلک کے سامنے آتی ہیں تو دوپٹہ اوڑھ کر بار بار اسے درست کرتی ہیں تاکہ کوئی سمجھے کہ "شریعت" کے احکام کا بڑا خیال ہے۔ حالانکہ وہ کٹے ہوئے بالوں کو بار بار چھپاتی ہیں کہ پرائیویٹ لائف، پبلک لائف میں عیاں نہ ہوجائے۔

جیسے ہماری اپنی محترمہ بے نظیر زرداری صاحبہ۔ کہ جمہوری کلچر کی سند یافتہ اور سوشل کنٹریکٹ کی وارثہ ہیں! اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو لکھی جاسکتی ہیں مثلاً

(۷) "میرے پاپا نے کہا تھا" پردہ آنکھ اور دل کا ہوتا ہے۔ برقع دور جاہلیت کی یادگار ہے۔

(۸) سود حلال ہے ربٰو حرام ہے مولوی کو سود اور ربٰو میں فرق کرنا نہیں آتا۔

(۹) عورت مرد کے شانہ بہ شانہ زندگی کا ہر کام کرنے کا حق رکھتی ہے یہ آزادی نسواں کا دور ہے۔

**عورت بچے بھی پیدا کرے، پالے بھی، آٹا بھی گوندھے، روٹیاں بھی پکائے، برتن بھی صاف کرے، جھاڑو بھی دے، کپڑے بھی دھوئے، ہنڈیا بھی پکائے، بچوں کو نہلائے دھلائے بھی، تو اس سے بہتر تھا کہ مردان کاموں کی مشینیں خرید لیتا، عورت یہ سب کام نہیں کرسکتی۔**

**وہ گا سکتی ہے**

**ناچ سکتی ہے**

**ہاکی کھیل سکتی**

**کرکٹ بھی، اگر ذوق ہو تو، والی بال، بیس بال اور ہائی جمپ بھی کرسکتی ہے ڈربے میں بند نہیں رہ سکتی۔ آزادیٔ نسواں کا دور ہے "ہم عورتیں آزادی لیکر دم لیں گی اور یہ ثابت کردیں گی عورت کال گرل، اشتہار، ایڈورٹائزمنٹ، سفارت وزارت اور حکومت سب کچھ کرسکتی ہے!"**

یہ سبق عورت کو جمہوریت نے دیا۔ اسی کو تو جمہوری کلچر اور نیو سوشل کنٹریکٹ کہا جاتا ہے یہ بھی عورت

ہی عام کرے گی تو "شعور پھیلے گا" نور بکھرے گا چاندنی ہو گی اور پاکستان کا گدلا چہرہ چمک اٹھے گا۔

کیونکہ ۔۔۔ "پاکستان ناٹ فار مُلّاز"

ہم مُلّا سے اسلام کو آزاد کرائیں گے، ہم روشن خیال اسلام لائیں گے، اسلامی سزائیں وحشیانہ سزائیں ہیں۔ ہم بنیاد پرست نہیں ہیں، ہم روشن خیال مسلمان ہیں۔ وہ مسلمان، جو زندگی کو کئی حصوں میں تقسیم کرتا ہو ہم ہیں قائداعظم کے وارث!

پرائیویٹ لائف

لائف ان ورکرز

لائف ان لیڈرز

لائف ان رولرز

لائف ان نیوز پیپرز

لائف ان نیو ورلڈ آرڈر

لائف بفور بل کلنٹن

اور بہت سی نعمتیں ہیں جو بیان میں نہیں آسکتیں۔ البتہ سمجھی، جانی، پہچانی جاسکتی ہیں۔ جدید عقل کے ذریعہ! جو جدیدیت کی تمام راہوں سے لتھڑ کر گزری ہو تب ہوتا ہے جمہوری کلچر جو ہمارے ملک میں نیو سوشل کلچر کے نام سے متعارف کرایا جارہا ہے۔ حضرت قائداعظم اور فاطمہ جناح سے لیکر فرائیشیاء ذوالفقار علی بھٹو شہید اور بے نظیر تک سبھی نے یہ عظیم محنت کی ہے اور اب تو وہ قوم تیار ہو چکی ہے جسکی مسلم لیگی بزرگوں نے ۴۷ء میں خواہش فرمائی تھی۔ اس عظیم مشن کی تکمیل کا سہرا مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے بزرگوں، خوردوں اور جیالوں کے سر ہے۔

قائداعظم زندہ باد، فرائیشیاء زندہ باد، دختر مشرق زندہ باد، روشن خیال اسلام زندہ باد

اور ۔۔ اسلام ۔۔۔۔ ؟

آواز آتی ہے!

میں کب کا جاچکا ہوں صدائیں نہ دو مجھے

**اور ۔۔۔ جمہوری مولوی ۔۔۔۔ ؟**

**بس رہیں!**

**شعلہ تھا جل بجھا ہوں ہوائیں نہ دو مجھے**

O